نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۴۱ — مطبوعہ ۹ اکتوبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ۔ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔

اطراف بیرونجات سے مع محصولڈاک۔

دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

معلوم نہیں کہ سنگھ سبھا نے عمداً یا سہواً حقایق سے چشم پوشی کر کے ایسی باتیں لکھنے پر آمادہ ہو جیسا کہ انسے ہمارے جواب میں لکھا کہ "ہمکو اس تحریر کی صداقت معلوم نہیں ہوتی انجیل کی منادی تو ۵۰ سال سے قبل از دیانند ہندوستان میں ہو رہی تھی اگر اسکی تاثیر ہوتی تو آریہ سماج کی بنا اول معلوم ہوتی۔ لیکن جب آریہ سماج قایم ہوا ہے تب سے آریہ لوگ اپنے خیالات کی درستی کرنے لگے۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انجیل کی روشنی نہیں بلکہ وید مقدس کی روشنی ہے جو بادل کی اوٹ سے نکل کر دلوں کو روشن کر رہی ہے" ہمعصر کو معلوم نہیں کہ یہہ انجیل کی ہی روشنی تھی جسنے اس ملک کے تاریکی میں سونیوالے کو جگا دیا ہے کہ وے اپنے ٹوٹے پھوٹے گھر کی مرمت کرنیکو اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور چند روزہ مرمت یافتہ مسکنوں میں گذر کرنا چاہتے ہیں مگر بتدریج کامل روشن انجیلی پناہ گاہ میں آرام پانیکو بڑھینگے۔ یہہ انجیل ہی کی روشنی تھی جس سے منور ہو کے قبل از دیانند راجہ رام موہن رائے نے پرانوں سے روگردان ہو کے برائے چند ویدوں کی پناہ لی اور نئے فرقہ برہمو سماج کی بنا ڈالی اور پھر دیانند صاحب کو بھی انجیلی نور کی شعاعوں نے جو اُنکے وقت میں ہر اطراف ہند میں پرتو افگن تھیں بھوچکا کر دیا اور ایک نئے فرقہ کی جو بظاہر بت پرستی اور بعض مذموم رسمیات سے بری ہو بنا ڈالکر آریہ سماج قایم کیا۔ اس مُلک میں ہزاروں برس سے لوگ وید اور پرانوں کو الہامی جانکر بُت پرستی و باطل پرستی میں گرفتار تھے اُنہیں ایسی اصلاح کیوں نہ سوجھی؟ اور کیوں ہزاروں برس سے وید بادل کی اوٹ میں چھپا رہا؟ یہہ سب کچھ اس انیسویں صدی میں انجیلی تعلیم ہی کا اثر تھا جسنے ایسے مُصلح ہندوستان میں کھڑے کر دئیے۔ یہہ ایک الٰہی انتظام ہے کہ انجیلی تعلیم بتدریج اپنا اثر ظاہر کرتی ہے۔ جیسا کہ ممالک یورپ میں ہوا اور دیگر اقلیموں مثل جاپان میڈگاسکر وغیرہ میں ہو رہا ہے۔ آپ کا یہہ لکھنا کہ "اگر انجیل میں روشنی ہوتی تو انگلنڈ میں لاکھوں عیسائی دہریہ کیوں ہو جاتے" خلاف واقع ہے اور محض مخالفانہ مبالغہ ہے۔ جو دہریہ ہیں معدودے چند لوگ ہیں جو کبھی عیسائی نہ تھے بلکہ اکثر دہریے عیسائی ہو گئے جیسا کہ جان بنین مصنف "پلگرمس پروگرس" اور طامس کوپر مصنف "پل تواریخ" جو آجکل نور افشاں میں شایع ہوتا ہے۔ انجیل تو خدا شناسی اور گنہگاروں کو راہ نجات کی تعلیم دیتی ہے لیکن اگر کوئی اپنی آنکھیں بند اور اپنے دل کو سخت کرے تو یہہ انجیل کا قصور نہیں بلکہ اُس آدمی کا قصور ہے۔ یہہ آپ کی خوش فہمی اور تعصب ہے کہ انگلنڈ کے باشندوں کے اخلاق میں نقص ظاہر کرتے ہیں۔ آپکو با اخلاق مسیحیان انگلنڈ سے ملنے کا

اتفاق نہیں ہوا ورنہ ایسا ہرگز نہ لکھتے۔ آپ کا یہہ کہنا کہ "انجیل میں تو تواریخی حالات ہیں اِس میں مذہبی باتوں کا تو کوئی ذکر ہی نہیں" نارسائی و کم فہمی پر دال ہے۔ چند سال گذرے جیپور کے ایک مسلمان پوسٹ ماسٹر نے بھی ایسا ہی کہا تھا کہ انجیل تو مسیح کی ایک لائیف ہے اور بس۔ لیکن یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ تواریخ یا لائیف ایک ایسے عدیم النظیر شخص کی ہے جسکے سارے کام و کلام پاک اور بے نقص ہیں ایسا کہ اگر کوئی بنی آدم اُسکے نمونہ کی پیروی کرے تو ایک نیا مخلوق بنجائے۔ یہہ ایک روحانی مذہب ہے۔ شاید آپ کے نزدیک ظاہری ریت و رسم نشست و شو کھانا پینا وغیرہ مذہب ہوگا۔ لیکن جیسا کلام الٰہی میں لکھا ہے کہ "اِس جہان کے خدا (یعنی شیطان) نے اُنکی عقلوں کو جو بے ایمان ہیں تاریک کر دیا ہے تا نہووے کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اُسکی جلال والی انجیل کی روشنی اُنپر چمکے"۔ ۲ قرنتیوں ۴-۴ +

آپکے اِس لکھنے پر کہ دیانند نے اپنی لیاقت سے وید سے تار برقی و ریل گاڑی کا مسئلہ نکالا ہے جیسا اُنکی فہمید پر ہنستے ہیں عقلمند لوگ ضرور ہنسینگے۔ ایسی باتوں کے لکھنے سے آپ اپنی عقلمندی ظاہر کرتے ہیں۔ وید کی تعلیم سے عیسائی لوگ مذہبی مسایل نکالنیکے محتاج نہیں ہاں اگر اُنکو صاحب میں کچھ کمی آپ کو معلوم ہو تو وید کے طفیل کچھ مسایل اخذ کریں۔ آپ "پل تواریخ" کو جو انگلستان میں مسیحی دین پھیلنے کی نسبت مختصراً ذکر کرتا ہے ذرا دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جب انگریز بُت پرست تھے تب ننگے پھرتے تھے یا انجیلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ننگے پھرتے ہیں۔ یقین ہے کہ کوئی محقق آپ کی ایسی بے سر و پا تحریر کو ہرگز خاطر میں نہ لائیگا۔ کیوں بیفایدہ اخبار کے کالم سیاہ کرتے ہیں +

کچھ عرصہ گذرا شملہ میں مشنری کانفرنس کا جو جلسہ ہوا تھا اُسمیں پادری کلارک صاحب نے اپنی تقریر کو جن الفاظ میں ختم کیا اُنکو ہم اپنے ناظرین کے لئے دلچسپ اور مفید سمجھکر نیچے درج کرتے ہیں:-

"ہمارا ایک چھوٹا سا مجمع ہے اور ہم پر اپنی آزمائشوں اور مشکلات اور اپنی نسبت اپنے چوگرد کے لوگوں کی ہمدردی کی کمی سے بعض دفعہ ایسی نااُمیدی چھا جاتی ہے کہ یہہ جی چاہتا ہے کہ کُل کام چھوڑ چھاڑ گھر کو چلدیں۔ مگر پھر جب اُس قول کا خیال آتا ہے کہ "کیا میں نے تجھے نہیں بھیجا" تو رُک جاتے ہیں۔ ہماری یہہ لیڈیاں اپنے تئیں اسطور پر بھیجی ہوئی سمجھکر اپنے مُلک اور اپنے گھر اور دوستوں اور آرام کو چھوڑ کر یہاں آتی ہیں اور خوشی سے گانوں میں جا کر رہتی ہیں اور ہر قسم کی سختیوں کا مقابلہ کرتی ہیں........ زندگی کا سُکھ اور آرام گویا کوئی چیز نہیں اور کام ہی سب کچھ ہے جسکو وہ موت تک پورا کرتی ہیں۔ اِن کام کرنے والی لیڈیوں میں مثال کے طور پر بعض کے نام یہہ ہیں۔ مِس ایمی نارمن کہ جو جمیکا کے گورنر سر ہنری نارمن کی بیٹی ہیں۔ پھر مِس ڈیوڈسن کہ جنکو سامعین میں سے بہت سے لوگ جانتے ہیں اور پھر مِس پاولس جنہوں نے اپنی زندگیوں کو موت کے مقابل میں پیار نہیں کیا۔ اُنکے علاوہ مِس ٹکر صاحبہ ہیں کہ جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے اُس کورٹ آف ڈائرکٹرس کے چیرمین کی بیٹی ہیں جو اِس مُلک میں گورنر جنرلوں کو مقرر کرتا تھا۔ اور جنکی عمر ۷۰ برس کی ہوچکی ہے اور بٹالہ میں برسوں سے کام کرتی ہیں اِس قابل تعظیم لیڈی نے کہ جو ایک سو کتابوں کی مصنفہ ہے۔ اپنے ولایت کے گھر کی سب خوشیوں کو چھوڑ دیا اور یہاں ایشور کی سیوا کرنے میں خوشی حاصل کی۔ ایشور کی موجودگی کا بھاؤ ہمیں کام میں مصروف رکھتا ہے اور یہی ہے کہ جو ہمارے اندر اِس کے لئے دلچسپی پیدا کرتا ہے"۔ +

اسی جلسہ میں آنریبل سر چارلس ایلی ایٹ کے سی ایس آئی صاحب نے جو کہ گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر ہیں۔ عیسائی مشن کی تائید میں ایک لمبی تقریر کی۔ اور بیان کیا کہ گورنمنٹ اِس مُلک کے لوگوں میں بیرونی تہذیب اور آرام کے سامان بہم پہنچا سکتی ہے۔ ملک کے انتظام کے متعلق اچھے قانون بنا سکتی ہے۔ بیرونی امن قایم رکھ سکتی ہے۔ لوگوں کو قحط کے اثر سے بہت کچھ بچا سکتی ہے۔ ذہنی تعلیم پھیلا سکتی ہے مگر وہ چیز نہیں دے سکتی کہ جو روح کے لئے ضروری ہے اور جس کے آنے سے ذہن کا اعلیٰ خیال پیدا ہوتا ہے اور لوگوں میں اعلیٰ اخلاقی زندگی آسکتی ہے۔ اِس آخری کام کے لئے بیشک مشنریوں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اِس بیان کے بعد اُنہوں نے فرمایا کہ:-

"اگر ہم اپنی پچھلی زندگیوں پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ ہماری بچپن کی زندگی میں جو اچھے اثر ہم پر پڑتے تھے اور جن سے ہمارا کیرکٹر بنا تھا وہ اچھے اثر اگر نہ پڑتے تو آج کے دن ہماری کیا حالت ہوتی۔ اور اسی بنا پر ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ مشنریوں کا مذہبی کام ہمارے لئے کیسا ضروری تھا ہے اور اسی وجہ سے میں دلیری کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر عیسائی مشن موجود نہ ہوں تو ہم پر انکا ایجاد کر لینا فرض ہو........ اب جو کچھ ہمارے لئے کرنا ہے وہ یہہ ہے کہ ہم اُنکی اپنے روپیہ سے مدد کریں۔ اور اپنے دوستانہ مشورہ اور اپنی ہمدردی اور اعانت کے ذریعہ اُنکے مددگار ہوں" +

ہم نے چند روز گذرے کہ ایک اشتہار چھپا ہوا پایا جسمیں مولوی قدرت اللہ صاحب پریزیڈنٹ انجمن اسلام کی علیحدگی کی نسبت مذکور تھا اور اُسکی پشت پر مولوی صاحب موصوف کی ایسی کارروائی کی کیفیت درج تھی کہ بعید العقل معلوم ہوتی تھی اور بدیں وجہ کہ

راقم مضمون نے اپنا نام نہیں لکھا ہم نے اُس بیان کو درج اخبار نہیں کیا لیکن اُس اشتہار کی بنا پر جو ایک محمدی مطبع سے ہی شایع ہوا تھا اور غالباً انجمن حمایت اسلام بٹالہ کی نظر سے بھی گذرا ہوگا - مختصراً لکھدیا کہ مولوی صاحب بوجہ غبن کرنے آمدنی انجمن کے پریزیڈنٹی سے علیحدہ کئے گئے - اسپر کمیٹی منتظم انجمن حمایت اسلام بٹالہ نے تاج الاخبار ۲۷ ستمبر میں لکھا ہے کہ یہہ نور افشاں کی بھی بے بنیاد اور بے اصل خبر بلا تحقیق لکھدیا کرتا ہے - ہمیں یاد ہے کہ کچھ عرصہ ہوا ایک محمدی نوجوان ہمارے پاس بٹالہ سے آیا تھا اور اُسنے بھی مطابق اشتہار بیان کیا مگر ہم نے اُسکے بیان کو درج کرنے سے انکار کیا ہمیں مولوی صاحب سے کوئی ذاتی رنجش نہیں ہے اور نہ ہم اُنسے کچھ واقفیت رکھتے ہیں اگر کمیٹی منتظم انجمن حمایت اسلام بٹالہ کی تحریر جو تاج الاخبار میں شایع ہوئی درست اور صحیح ہے تو ہم بہت خوش ہیں اور اپنے نوٹ کو جو ۱۹ ستمبر میں مولوی صاحب کی نسبت لکھا واپس لیتے ہیں +

ہمارے ناظرین میں سے اکثروں نے بزرگ پادری ڈاکٹر سی ایس والنٹین صاحب ایم ایل ڈی کا نام سُنا ہوگا - چونکہ آپ مشنری ڈاکٹر اور ایک تجربہ کار صاحب الدین ہیں اس ملک میں مشنری ڈاکٹروں کی ضرورت جانکر آگرہ میں میڈیکل مشن قایم کیا ہے - ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہمارے پاس اپنا ایک مختصر اُردو رسالہ بغرض اشاعت بذریعہ نور افشاں بھیجا ہے جسمیں عہد عتیق کی پیشین گوئیاں اور عہد جدید میں اُنکا تکملہ نہایت موثر اور عمدہ طرز کے ساتھ لکھا ہے - اگر ممکن ہوا تو ہم آیندہ نمبر سے اُسکو سلسلہ وار درج نور افشاں کرینگے - یا بطور ایک رسالہ کے (بشرط صلاح صاحب موصوف) جدا شایع کرینگے +

مراسلات

القات

بر

گلدستہ سفیر

یہہ رسالہ حال ہی میں ہمارے مہربان حسن علی صاحب سفیر ایڈیٹر نور افشاں نے شایع کیا ہے - اس رسالہ کے نظر سے گذرنے اور اسکے پڑھنے سے جن جن خیالات نے ہمارے دل میں جگہہ پائی ہے - اُنہیں ظاہر کرتے ہیں یہہ گلدستہ چھپن صفحوں پر ختم ہوا ہے - بلا ریب اُستادانہ کلام ہے - حال کے محاورات کو بھی خوب قلمبند کیا ہے کیوں نہ ہو - اہل زبان ہیں اور ماسوا اسکے بہت سے اُستادوں کے مشاعرے دیکھے بھالے ہیں خصوصاً یہہ ہندوستانی زبان تو گھر کی لونڈی ہے - اگر مشکل ہے تو ہم سے پنجابیوں کو ہے جو بہت سا سامان بہم پہنچائیں تو کوئی ایک آدھ زٹل ہانک سکیں ورنہ وہی مثل صادق آئیگی

کلاغے تگ کبک را گوش کرد
تگ خویش را ہم فراموش کرد

الغرض کلام معجز نظام ہے - اسکو غذائے روح کی ماں اور راحت دل کا باپ کہیں تو بجا ہے - اور مصنف کی عمر بھر کا سرمایہ کہیں تو روا ہے - چنانچہ خود بدولت مصنف فرماتے ہیں کہ یہہ ہمارے بیس سال کا کلام ہے گو سلام مجرے اور غزلیں تعداد میں کل ہم ۳۵ ہی ہیں مصنف صاحب کے صرف ۲ حصے اپنے ہیں - گویا چھ* مہینے میں

* ہر ایک غزل کے لکھنے میں چھ مہینے صرف نہیں ہوتے بلکہ جب کبھی موقع ملا لکھی گئی دیکھو دیباچہ صفحہ اول سطر ۷ + ایڈیٹر

ایک غزل لکھی جاتی رہی - جائے تعجب ہے کہ ایسے مشہور شاعر جنکی طبیعت آب رواں بلکہ بحر ذخار کیطرح مواج ہو ۲۰ سال کے عرصہ میں صرف ۳۵ غزلیں کہیں - غالباً اُنہوں نے اپنا سارا کلام درج نہیں کیا - خیر ایسی شاعری بھی تھوڑا کہیں غنیمت ہے +

بیشک بعض غزلیں جو بزرگ مصنف نے امتحان یا تنہائی یا کسی مصیبت کی حالت میں لکھی ہیں بڑی چٹخنگ ہیں +

کلام الٰہی کی آیات کو جس سے کہ شعر کا مضمون اخذ کیا گیا ہے - ظاہر کرنے سے شعر کو نوت کی حرارت دیکر سے و دوات کے رُتبے تک پہنچا دیا ہے - اور چند غزلوں کے متعلق جو کچھہ تذکرہ لکھا گیا ہے اُنہیں بھی ہر دلعزیزی اور دلچسپی کا زیور پہنا کر تخت عروسی پر جلوہ افروز کیا ہے - بلکہ

حاشیہ دیکھے گلدستہ کا سب کہتے ہیں
آج ہم نے سعد تفسیر یہہ دیوان دیکھا

سفیر صاحب دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں - کہ "غزلیات کے بعض ناگزیر عربی فارسی الفاظ کے جو فی الحال اُردو میں مروج و مستعمل ہیں مگر کم علم اُردو خوان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آسکتے - بنظر تسہیل حاشیہ پر معنی لکھدیئے ہیں" - لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آب آفتاب عالم انتظام شاہ شہ نار جہنم دست خانہ (وغیرہ وغیرہ) جو عام بول چال کے لفظ ہیں - بلکہ پنجاب کی اَن پڑھ عورتیں بھی بولتی ہیں کونسے مغلق لغت تھے - جنکے معنی ناظرین سمجھ نہ سکینگے - بالفرض اگر ناظرین ایسے ایسے الفاظ بھی نہ سمجھ سکیں تو اُنسے داد کی کونسی توقع ہوسکتی ہے !!! یا گلدستہ موصوف لوئر سکولوں کا کورس مقرر کیا گیا کہ پہلی دوسری جماعتوں کے

* بیشک بعض لفظ عام بول چال کے ہیں مگر ہمارے دیکھنے میں ایسے لوگ بھی آئے ہیں جو اُنکے معنی نہیں جانتے اگرچہ کسیقدر اُردو پڑھ سکتے ہیں + ایڈیٹر -

طلبا رکی آسانی کے لئے معنی لکھے گئے +

سلام نمبر ۲۷ کے نوٹ میں سفیر صاحب کا یہہ فرمانا کہ اگر کوئی مسیحی اپنے رشتہ داروں سے میل جول رکھے تو اُنپر اُنکا بہت کچھ اثر ہوتا ہی اور اگر وہ اُنکے (مسیحی کے) موافق نہیں تو ہم مخالف بھی نہیں کہہ سکتے۔ بہت ٹھیک ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ مسیحی نو مرید بپتسمہ پاتے ہی لنگور نہ بنجائے اور ع

چلا جب چال کو اہنس کی اُسکا چلن بگڑا

کا مصداق نہ ہو۔ ہمارے غور پسند ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ اس بیان سے ہماری کیا مراد ہی۔ اور اسکے تشریح کرنیکی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی صاحب اچھی طرح نہ سمجھے ہوں تو اُنپر پھر روشن کیا جائیگا۔ کیونکہ ہمیں ڈر ہی کہ کہیں سفیر ایڈیٹر صاحب طوالت کے سبب سے خفا نہ ہو جائیں اور ہمارے نازک مزاج ناظرین بھی اکتا نہ جائیں کہ لگا تھا گلدستہ سفیر پر اپنے خیالات ظاہر کرنے اور لگا بکنے کچھ۔ لیکن یہہ یاد رہے کہ ہمنے یہہ کچھ بیہودہ نہیں بکا۔ بیشک مسیحی کلیساؤں میں ریفارمیشن (اصلاح) کی ضرورت ہی اور اشد ضرورت ہی۔ کیونکہ جو تباہی اب بیچارے مسیحیوں پر آرہی ہی۔ وہ ناگفتہ بہہ ہی +

سفیر صاحب غزل نمبر ۱۹ کے نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "ارادہ ہی کہ (مصنف) اپنی عجیب بازگشت کے بارے میں ایک جدا رسالہ تحریر کرے"۔ اس بارے میں ہماری رائے یہہ ہی کہ آپ لکھیں۔ اور ضرور لکھیں۔ اور جلد لکھیں!!! +

گلدستہ سفیر میں چند ایک غلطیں سہواً شاید کاتب کی غلطی یا مصحح کی بے پروائی سے ایسی رہگئی ہیں کہ جنکی اصلاح بڑی ضروری ہی۔ اور جنکے بغیر شعر کا مطلب فوت ہو جاتا ہی۔ مثلاً خمسہ نمبر ۵ کا مقطع گلدستہ میں یوں لکھا ہی۔

(۱) زبانِ حال سے بولے مسیحا مجھ ثنا گر سے
میرے در کی فقیری ہی تمہیں بڑھکر سکندر سے
کہو (ایم ایل) عبث ہو آئینہ ساں آپ ششدر سے
سفیر پُر خطا کیوں مضطرب ہو خوف محشر سے
جو اُسکے سر پہ ہو سایہ تیری رحمت کے داماں کا

یاں پانچویں مصرع میں جو تیری ہی اسکی جگہہ میری چاہئے (نورافشاں میں بھی میری ہی تھا) کیونکہ جہانتک مجھے معلوم ہی مصنف نے اسمیں خوبی ہی یہی رکھی تھی کہ لفظ تیری کو میری سے بدلا کر شعر کی طرز بدلا دی تھی۔ کیونکہ مصنف لکھتا ہی کہ میرے لفظ ممدوح یعنی مسیح نے مجھے زبان حال سے فرمایا کہ میرے در کی فقیری تمہیں سکندر سے بڑھکر ہی اور یہہ بھی کہ سفیر کو کہدو کہ وہ کس لئے مضطرب ہی۔ جبکہ اُسکے سر پر میری رحمت کا سایہ ہی تو اُسے کیا ڈر ہی۔ اور چونکہ وہ سفیر صاحب کی غزل پر مخمس لکھنے بیٹھا تھا۔ اسلئے وہ (مصنف) کہتا ہی کہ مجھے یہہ حکم ہوا کہ سفیر صاحب کو بھی یہہ مژدہ دیا جائے۔ اب بتائیے کہ میری کی جگہہ تیری لکھنے سے پہلی گرہ کے ۳ مصرع بالکل بے ربط اور مہمل ہو جاتے ہیں یا نہیں۔ بیشک! اسکا جواب یہی ہوگا کہ ہاں اسکی اصلاح اشد ضروری ہی! +

(۲) پھر غزل نمبر ۲ کا چوتھا شعر یوں ہی:-

ہمارے درد کا درماں ہی تو ای شافی مطلق
تیرا ایمان ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا۔

اور مخمسوں میں جو اس غزل پر لکھے گئے ہیں۔ دوسرا مصرع یوں ہی:-

کفارہ تیرا ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا

ہم ایمان کی نسبت تو کفارہ کو ترجیح دینگے۔ لیکن چونکہ کفارہ بہ تشدید فا ہی اور یہاں پر بہ تشدید پڑھنے سے سکتہ پڑتا ہی۔ اسلئے ٹھیک نہیں ہمارے خیال میں تیرا مقدم اور کفارہ موخر چاہئے۔ یعنی:-

تیرا کفارہ ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا

(۳) بہت جگہہ اک کی جگہہ ایک ہوئے۔ جائے وغیرہ کی جگہہ ہووے۔ جاوے اور وہ کے بجائے وے لکھا گیا ہی جو بالکل غیر محاورہ اور متروک ہیں۔ کاتب کو اس فاش غلطی کی تاکید کرنی چاہئے۔ اور دوسرے اڈیشن میں کیا اخبار میں بھی اسکا خیال رکھنا چاہئے +

اور بھی شاید چھوٹی چھوٹی غلطیں رہگئی ہوں جو چنداں قابل اعتراض نہیں۔ اور نہ نفس مضمون ہی پر کچھ فرق آتا ہی +

حاشا!!! کوئی بے مغز ہماری اس تحریر سے یہہ نہ سمجھے کہ ایسی غلطیوں سے حضرت مصنف کی لیاقت پر ہمیں کچھ کلام ہی یا گلدستہ سفیر غلطیوں سے پُر ہی۔ نہیں! نہیں!! ہرگز نہیں!!! ہرگز نہیں!!!! بلکہ اگر کوئی ایسا خیال تک بھی کریگا تو ہم یہی کہینگے کہ دیوانہ ہی +

گلدستہ کی لکھائی۔ چھپائی تو سونے پر سہاگے کا کام کرگئی ہی۔ بلکہ جب حضرت مصنف اسے دوسرے مرتبہ چھپوائیں تو بعض غزلیات کو آب زر سے چھپوائیں +

گلدستہ مذکور ردیف وار نہیں ہی۔ ہماری رائے میں ضرور ردیف وار چاہئے۔ نہیں تو مزہ آدھا رہجاتا ہی۔ یا یوں کہیں کہ آب انگور میں نمک پڑجاتا ہی۔ شاید اس خیال سے ردیف وار مرتب نہیں کیا گیا کہ غزلیں پوری نہ تھیں۔ امید ہی کہ دوسرے اڈیشن میں بزرگ مصنف صاحب ردیف کا ضرور خیال رکھینگے +

حضرت مصنف کا کلام ایسا موزون۔ پُر مغز فصاحت اور بلاغت سے پُر۔ اور زواید حشو سے خالی ہی کہ اگر آپ کو عذب البیان اور شیریں زبان کہیں تو روا ہی اور آپکے کلام کا نام صفیر بلبل رکھیں تو زیبا ہی +

+ حقیقت میں کفارہ بالتشدید صحیح ہی۔ مگر اکثر بول چال میں کفارہ بھی بولتے ہیں۔ بنظر غلط العام فصیح کچھ معیوب نہیں سمجھا مگر تیرا کفارہ زیادہ مستحسن با معنی اور فصیح معلوم ہوتا ہی طبع ثانی میں ایسا ہی لکھا جائیگا + ایڈیٹر

اب آخر میں کیا ہم ہر ایک مسیحی سے اسکی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں؟ ہر ایک مسیحی سے نہیں تو نور افشاں کے معزز ناظرین سے سفارش و درخواست کرنا تو ہمارا استحقاق ہی ہو - رسالہ کی صرف ۵۰۰ جلدیں طبع ہوئی ہیں - اور چشم بد دور نور افشاں کے خریدار تو پانسو سے زیادہ ہی ہیں اگر ہر ایک خریدار ایک ایک جلد خرید فرمائے تو مصنف صاحب کو اکتوبر ہی میں طبع دوم فرمانی پڑیگی - نہیں تو ۱۹۰۳ء میں (اگر زندگی باقی رہی) تو ضرور اسکا دوسرا اڈیشن ہمارے ہاتھوں میں ہوگا - ہم پھر سب سے اسکی خریداری کی سفارش کرتے ہیں - قیمت برائے نام ۲ر ہو - جسکے معزز مصنف صاحب کو ادا کرنے پر گلدستہ موصوف دستیاب ہو سکتا ہو +

راقم ایک "پنجابی"

ڈیر اڈیٹر

آپ کے اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۸ ستمبر میں ایک سہارنپوری* صاحب کیطرف سے چند سوالات درج ہیں - بعض سوالات ایسے ہیں جنپر بحث کرنے سے کوئی صریح فایدہ یا اطمینان بخش نتیجہ متصور نہیں ہو سکتا اور نہ اُنکے جواب دینے ہی کی مجھکو لیاقت ہو اور نہ تجربہ - البتہ چھٹے سوال کے آخری حصہ کی نسبت چند الفاظ تحریر کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور وہ یہہ ہو کہ "کیا ہندوستانی کلیسیاؤں میں کسی قسم کے ریفارم کی ضرورت نہیں"؟ ہر ایک شخص جو ہندوستانی کلیسیا کی مجموعی حالت سے واقف ہو - بلا تامل کہہ سکتا ہو کہ ہندوستانی کلیسیاؤں میں ریفارم (اصلاح) کی سخت ضرورت ہو ہندوستانی کلیسیا پر جس پہلو سے نظر کیجائے اچھی حالت نظر نہیں آتی اور اُسکی موجودہ حالت سے اس بات کا سخت اندیشہ ہو کہ کہیں اُسکی حالت اور بھی ابتر نہ ہو جائے اس سے زیادہ لکھنے کی میں جرأت نہیں کرتا کیونکہ اس قسم کی بحث کرنے کیواسطے میں کافی لیاقت اور تجربہ نہیں رکھتا - مگر ایک بات کا ذکر کرتا ہوں - کہ مسیحی لڑکوں کی حالت اچھی نہیں ہو - عیسائی لڑکے بہ مقابلہ ہندو و مسلمان لڑکوں کے تعلیم میں ترقی نہیں کرتے - اُنمیں اُولوالعزمی بھی بہت کم ہو - اپنے آپکو اعلیٰ سرکاری عہدے حاصل کرنیکے لایق نہیں بناتے - اُنکی تمام آرزوئیں اور خواہشیں یہی ہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے دس بیس روپیہ کی نوکری محکمہ ریل میں ملجائے تو سیٹی بجا بجا کر تفریح طبع اور عمر صرف کریں اور جنٹلمین نما!!! شکل بناکر اوقات ضایع کرتے پھریں - مسیحی لڑکوں کی بالعموم ایسی ہی حالت ہو گو چند الزام بالا سے مستثنیٰ ہیں +

ایک مشہور مصنف کا قول ہو کہ بچہ آدمی کا باپ ہو - اسلئے ہندوستانی کلیسیا کی بہبودی اور ترقی کلیسیا کے لڑکوں کے ہاتھ میں ہو یا یوں کہیں کہ ہندوستانی کلیسیا کی ترقی کی چابی مسیحی جوانوں کے پاس ہو - اب سوال یہہ ہو کہ مسیحی لڑکوں کی حالت کو بہتر کرنے کیواسطے کونسے وسایل ضروری ہیں - اسکا جواب دینا اور اس امور پر فکر کرنا ہماری کلیسیا کے بزرگوں کے ذمہ ہو - بر رسولاں بلاغ باشد و بس +

راقم - ایک پنجابی لڑکا +

* سہارنپوری صاحب کے سوالات کے جواب بعض اور صاحبوں نے بھی لکھے ہیں - بروقت درج اخبار ہونگے + اڈیٹر

روحانی آکسیجن

زمانہ حال میں سائنس کا چراغ گھر گھر روشن ہو - علم طبیعیات کے رسالے مکتبوں میں پڑہائے جاتے ہیں - اسلئے ضرور نہیں کہ ہم اپنے ناظرین کو آکسیجن کی نسبت ابتدائی سبق سکھانا شروع کریں - ہر چند اس گیس سے ہر ایک خواندہ شخص کم و بیش واقف ہوگا - لیکن مذکورۃ الصدر عنوان بہتوں کو حیرت میں ڈالیگا کہ روحانی آکسیجن سے ہماری کیا مراد ہو +

جن لوگوں نے نیچر کے نظاروں کو نظر تعمق سے دیکھنا سیکھا ہو اُنپر اسقدر روشن ہوا ہوگا کہ ان نظاروں کی آڑ میں کوئی اعلیٰ حقایق پوشیدہ ہیں - اور جو لوگ علم معرفت میں پرواز کرتے ہیں اُنکو ہر ایک برگ و گل میں روحانی عالم کی خوبیاں نظر آتی ہیں :-

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار
ہر صفحہ دفتر از معرفت کردگار

کیا عالم کے اُستادِ عظیم نے جنے فرمایا کہ مجھ سے سیکھو موجودہ زندگی کی ضروریات اور اشیا کو سامنے رکھکر روحانی عالم کی راستیاں دنیا کے سامنے پیش نہیں کیں؟ ورنہ نوزادگی اور زندہ روٹی اور زندہ پانی اور جہان کا نور وغیرہ الفاظ کے کیا معنی ہیں؟ غرض دیدنی اشیا نادیدنی حقایق کا گویا عکس ہیں +

روحانی آکسیجن سے ہماری مراد ہو کہ عالم مادی میں آکسیجن گیس اپنے بعض صفات و خواص میں روح القدس سے مشابہ ہو البتہ ہم اپنے ناقص علم و عقل کے مطابق جو تشبیہات قایم کریں وہ سوائے مجموعہ چند خیالات ہونے کے قابل سند نہیں - جن مشاہدات و معلومات سے اس تشبیہ کا سلسلہ راقم کے دل میں قایم ہوا ناظرین کے پیش کیا جاتا ہو +

اوّلاً قابل لحاظ ہو کہ زبان عبرانی میں جو لفظ ہوا کے لئے مقرر ہو وہی روح کے معنی میں مستعمل ہوتا ہو - چنانچہ کتاب پیدایش کے پہلے باب کی دوسری آیت میں بعض مفسرین نے "خدا کی روح" کی بجگہہ "خدا کی ہوا" بہتر ترجمہ سمجھا ہو - بعض دیگر مقامات میں بھی یہہ لفظ اسی طرح استعمال کیا گیا ہو - ہمارے خداوند نے بھی جب روح القدس کی تاثیر کا ذکر کیا تو ہوا کی مثال

ہیش کی (دیکھو انجیل یوحنا ۸/۳) جس جرمن لفظ سے گیس مستخرج ہے اُسکے اصلی معنی بھی روح کے ہیں +

ثانیاً آکسیجن کے صفات و خواص کی کسی قدر مطابقت +

ا- آکسیجن بے رنگ نادیدنی بے ذائقہ بے بو ہے- غرض **ظاہری طور پر نمودار نہیں** تو بھی ہر جگہہ موجود ہے- ویسا ہی روح القدس بھی ظاہری حواس کے ذریعہ تمیز نہیں کی جا سکتی اُسکی صفات سے معلوم ہوتی ہے (چنانچہ دیکھو ایوب ۳۳/۹،۸ اور یرمیاہ ۲۳/۲۴ اور رومیوں ۱۱/۳۳) +

ب- آکسیجن گیس ہوا میں بغیر کسی کیمیائی آمیزش کے موجود ہے روح القدس بھی **آزاد** ہے (دیکھو زبور ۵۱/۱۲ میں آزاد روح کا ذکر) +

ہوا میں نائٹروجن کا ہونا فقط آکسیجن کو ہلکا کرنیکی خاطر ہے- اگرچہ نائٹروجن کئی ایک اشیا اور خصوصاً انسانی جسم کی ترکیب کے لئے ضرور ہے تو بھی ہوا میں آکسیجن کے ساتھ کیمیائی طور سے ملی ہوئی نہیں- چنانچہ تنفس وغیرہ میں اسکے نفی صفات ظاہر ہیں- کیا یہاں گناہ کی ہستی کا اشارہ نہیں پایا جاتا جو روح القدس کے کام کے مخالف ہے؟ +

ج- آکسیجن **شعلہ کو قایم** رکھنے والی گیس ہے

روح القدس بھی روحانی آگ کو قایم رکھتی ہے- چنانچہ- اتسلونیقیوں ۵/۱۹ میں ہے روح کو مت بجھاؤ- (نیز اعمال ۲/۳ میں "آگ کی سی زبانیں" اور عبرانیوں ۱/۷ میں "خدا کے خادم آگ کا شعلہ" غور طلب ہیں) +

د- آکسیجن **زندگی بخش** گیس ہے اور بذریعہ دوران خون کے جسم کے ہر حصہ میں بقدر ضرورت تقسیم کی جاتی ہے- خوردبینوں کے ذریعہ دریافت کیا گیا ہے کہ اکثر بخارات اور متعدی امراض خون میں کئی قسم کے خورد حیوانات کے داخل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض عالموں کی رائے ہے کہ یہہ حیوانات جسم میں سے آکسیجن کھینچ لینے سے امراض پیدا کرتے ہیں- گویا جسم کی زندگی اسی میں ہے کہ ان ایذا رساں حیوانات کا مقابلہ کرے- روح القدس بھی حزقیل ۱۴/۳۷ میں زندہ کرنیوالی روح کہلاتی ہے (کسان کی تمثیل میں "چڑیاں" متی ۱۳/۴و۱۹ اور "تاریکی کے اقتدار والوں سے جنگ" افسیوں ۶/۱۲ قابل غور ہیں) +

س- آکسیجن **خون کو صاف** کر کے زندگی کو بحال اور قایم رکھتی ہے جسوقت یسعیاہ نبی نے قوم بنی اسرائیل کی خستہ حالی کا ذکر کیا اور مسیح کی سلطنت کو پناہ گاہ قرار دیا وہ فرماتا ہے کہ "خداوند یروسلم کا لہو اُسکے درمیان روح عدل اور روح سوزاں سے صاف کریگا" (یسعیاہ ۴/۴) +

ش- آکسیجن گیس میں خفیف شعلہ کی روشنی بھی اسقدر تیز ہو جاتی ہے کہ آنکھیں چندھیانے لگتی ہیں یعنی آکسیجن **روشن کرنیوالی** گیس ہے- متی ۲۵/۱و۳ اور یوحنا ۳و۲/۲ سے ظاہر ہے روح القدس بھی روشن کنندہ ہے- (خروج ۱۳/۲۱ میں "آگ کا ستون" اور مکاشفات ۴/۵ میں "آگ کا چراغ" غور کے لایق ہیں) +

ص- آکسیجن سطح زمین پر **ہر جگہہ کثرت سے** موجود ہے- اُسکے حاصل کرنے میں فقط دم کو اندر کھینچنا کافی ہے +

اسیطرح روح القدس بھی خدا کی بخشش ہے- اور خدا ہر وقت اسکو دینے کے لئے تیار ہے- اور وہ کثرت سے دیتا ہے بشرطیکہ کوئی اُسے خوشی سے قبول کرنا چاہئے (یسعیاہ ۵۵/۱ و یوحنا ۳۴/۲) +

جب ہمارا دم ہوا میں جا ملیگا اور جسم خاک کے نیچے پڑا رہیگا- اُسوقت ہمکو آکسیجن درکار نہیں ہوگی- لیکن روح القدس جو ہماری روحانی زندگی کو قایم رکھتی ہے ایک ایسے عالم میں بھی ابدالآباد روشنی اور خوشی بخش ہوگی جہاں گناہ اور زوال کا سایہ بھی نہیں +

کیا ہی خطرناک حالت ہے اُن لوگوں کی جو روح القدس کا سامنا کرتے ہیں +

اے ناظرین کیا آپ خدا کے اس **مفت انعام** کو قبول کرنیکے لئے تیار ہیں؟ +

ناصر- از سیالکوٹ

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

اگر آپ مندرجہ ذیل سوالات کو درج نور افشاں فرمائیں تو عین نوازش ہوگی- اور خاصکر میری التماس اُن بھائیوں سے ہے جو کہ علم الہی کے اسکول سہارنپور میں تعلیم پا رہے ہیں- جو بھائی غور کے ساتھ جواب دیگا بندہ اُسکا نہایت ممنون ہوگا +

سوالات

۱- جو شخص دینی تعلیم پانے کی خواہش رکھتا ہے یا جو پا چکا ہے کس باعث سے آیا تنخواہ یا عزت یا عہدہ یا بال بچوں کی پرورش کے لئے؟ +

۲- جو شخص تنخواہ کے تقاضا میں رہتا ہے کیا وہ منادی کرنیکے لایق ہے؟ +

۳- کیا وجہ ہے کہ کم علم والے اور نئے مرید دینی تعلیم پانے کے زیادہ خواہشمند ہیں- اور عمدہ تعلیم والے کم؟ +

۴- کسطرح اُس شخص کی شناخت ہو سکتی ہے- کہ اُسنے دینی تعلیم انجیلی بشارت کے لئے پائی ہے جس حال کہ اُسکی لیاقت کے بموجب تنخواہ معقول نہیں ہے؟ +

۵- جو شخص چوبیس برس سے کم عمر ہو وہ اکیلا منادی پر کسی سٹیشن میں مقرر کرنے کے لایق ہے جس حال کہ اُسکا تجربہ بھی کم ہو؟ +

۶- ایک یا ایک سے زیادہ باہر کسی سٹیشن میں

سادھی کے لئے مقرر کرنا واجب ہو اگر ایک ہو تو کیا فایدہ یا نقصان ہوگا - اگر ایک سے زیادہ ہوں تو کیا فایدہ یا نقصان ہوگا؟ +

راقم - نظام الدین دوسوہا

واقعات اور رائیں

چین میں سات پریسبٹیرین کلیسیاؤں کیطرف سے کام جاری ہے - اور اس بات کی کوشش ہو رہی ہے - کہ متفرق کلیسیائیں باہم ایک ہو جائیں - سنگھائے میں جو کانفرنس حال میں ہوئی تا کہ کلیساؤں کے اتحاد کے بارہ میں غور کرے - اُسمیں دو کلیساؤں کیطرف سے یہہ ظاہر کیا گیا کہ زبانوں کے اختلاف اور باہمی دراز فاصلہ کی وجہہ سے کلیساؤں کا اتحاد امر دشوار ہے - پانچ کلیسیائیں ہنوز ثابت قدم اور مذکورہ انتظام کے قایم کرنے کے لئے آمادہ ہیں اور اُنکی جانب سے کوششیں کیجاینگی تا کہ مشکلات حل ہوں - سنڈ آئندہ کو پانچویں برس ہوا کریگی - بموجب کیفیت نامہ کانفرنس کام کرنیوالوں اور مسیحی جماعت کا شمار حسب ذیل ہے - ولایتی پادری ۱۲۹۲ - وطنی مددگار ۱۲۴۹ - عباد تخانے ۵۲۰ - مسیحی جماعت ۳۲۲۸۷ + مخزن

آنریری مجسٹریٹوں کی نسبت چند اخبارات میں دیکھا گیا کہ ہمارے لفٹنٹ گورنر صاحب اس عہدہ کو بالکل توڑ دینا چاہتے ہیں - گو وجہہ توڑ دینے کی درج نہیں مگر ہم قیاس کرتے ہیں "نالیاقتی" اسکا باعث ہوگی جبکہ انکا تقرر حاکم ضلع کی سفارش پر ہوتا ہے تو کیوں نہیں حاکم ضلع لکھے پڑھے لایق اشخاص کی سفارش کرتے؟ اسمیں دیکھنا چاہئے قصور کس کا ہے - بجائے توڑ دینے کے اگر انکی تقرری کے لئے چند قواعد منضبط کر دئے جائیں تو بہت بہتر ہے - جبکہ جوڈیشل افسروں کے لئے قانوناً حکم ہے کہ فیصلہ خود اپنے ہاتھ سے لکھیں تو پھر کیا عہدہ آنریری مجسٹریٹی جوڈیشل نہیں ہے - جو اسپر بے پڑھے نہ انگریزی جانتے ہیں نہ اُردو نہ ناگری نہ واقعات سمجھنے کا مادہ نہ قانون دیکھنے کی لیاقت مقرر کئے جاتے ہیں - گویا اُنکی تقرری میں قانون تک بالائے طاق رکھہ دیا جاتا ہے - علاوہ ازیں دیکھئے عموماً ہر ضلع میں نصف ہندو اور نصف مسلمان مقرر کئے جاتے ہیں کہ ٹھیک انصاف ہو - مگر جب بنچ کے دو حاکموں میں سے ایک انپڑھ ہوا تو وہ بجز دوسرے کا مُنہہ تکنے کے اور شل کٹ پتلی کے ناچنے کے اور کیا کر سکتا ہے - بس زمانے ایسے ہاں میں ہاں ملانیوالے بے علم آنریری مجسٹریٹ کی تقرری سے بجز بدنامی ملک اور تکلیف رعایا اور کیا فایدہ ہے +

ہتھار تھہ تیر کا میں لکھا ہے کہ اگست مہینے میں ایک آدمی جو امریکہ کا رہنے والا ہے فرانس سے انگلنڈ تک تیرا - قریب چوبیس میل تک تیرنا تھا مگر پانی کی دھار کے باعث ساٹھہ میل کا سفر ہو گیا اور پورے ۲۴ گھنٹے پانی میں گذرے - تیرنیوالا بہت تھک گیا اور ماندگی کے سبب دو دن تک پلنگ پر پڑا رہا +

مرشد آباد کے نواب صاحب نے سیلاب زدوں کی امداد میں ایک ہزار روپیہ دیا اور مہارانی سُرنمئی صاحبہ نے ڈیڑھ ہزار عطا کیا - مرشد آباد میں شیعہ اور سُنیوں کے درمیان آتش فساد دہک رہی ہے - اسکی بنیاد ایک سرکاری حکم ہے جو بجانب نواب صاحب جاری ہوا تھا - کہ سرکاری تعزیئے کے ماتمی جلوس میں تبرا کہا جائیگا - وہاں کا اخبار لکھتا ہے کہ یہہ اشتہار اسوجہہ سے دیا گیا تھا کہ ناعاقبت اندیش لوگوں نے ہر تعزیئے میں تبرا کرنا عام طور پر اختیار کر لیا تھا - اور روکا نداروں نے ہرتال کر دی تھی - تبرا کا ہونا سرکاری تعزیئے کے ساتھہ قدیم سے چلا آتا ہے +

للت پور کے مضافات میں ڈاکو لوگ بہت تکلیف دے رہے ہیں حتی کہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر حکم دیا ہے کہ وہاں کوئی آدمی ہتھیار نہ رکھنے پاوے - علاوہ ازیں انتظام قرار واقعی کے لئے ایک ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس اور زاید سپاہی جھانسی وغیرہ سے منگوائے گئے ہیں اور چار مختلف دستے سواران ضلع کے گرد نواح میں روند کیا کرینگے +

نامہ نگار ڈیرہ دون لکھتے ہیں کہ معزز پادری پریمداس صاحب بتاریخ ۲۴ سپٹمبر صبح کے ساڑھے پانچ بجے بکمال سچی اطمینان و استقلال اس جہان فانی سے گذر کر عالم جاودانی میں پہنچے - مرتے وقت آپنے یہہ کلمات زبان سے فرمائے "مسیح میں آتا ہوں - ساتھہ کچھہ نہیں لاتا ہوں - تجھی پر آنکھہ اُٹھاتا ہوں" - دیندار مسیحی کیسے مرتے وقت تسلی اور اطمینان سے معمور و مسرور رہائے جاتے ہیں - خداوند اُنکے پس ماندگان کو صبر اور تسلی بخشے +

راجپوتانہ گزٹ لکھتے ہیں کہ ٹھاکر صاحب نیماج علاقہ مارواڑ کے ہاں دوسرا فرزند ۲ اسپٹمبر کو پیدا ہوا - اُسکی خوشی میں توپیں چلائی جارہی تھیں اتفاقاً ایک توپ کے پھٹ جانے سے دو آدمی مر گئے اور دو زخمی ہوئے - واہ جن کنور صاحب نے پردہ عدم سے وجود میں آتے ہی یہہ شگوفہ کھلایا آئندہ کیا نہال کرینگے خوشی میں رنج اسکو کہتے ہیں +

جبل پور میں آج کل ایک ہندوستانی لڑکا نو برس کا زیر حراست ہے اسلئے کہ اُسنے اپنے چھوٹے بھائی ۲ سالہ کو زندہ دفن کر دیا - کہتے ہیں کہ وہ چار روز مدفون رہا - اسکے بعد بڑا بھائی چرواہوں کو بلا تو بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی بغیر ماں باپ کے تھے - کوئی ہمارا روٹی دینے والا نہ تھا ہم بھیک پر بسر کرتے تھے - جب میں اُسکو ساتھہ لیجاتا تھا تو دقت ہوتی تھی اس لئے میں نے اُسکو

دفن کر دیا کہ میں تکلیف سے بچوں * پنیالہ اخبار

ایک انگریزی اخبار لکھتا ہی کہ غالباً نہایت بیش قیمت دری جو پہلے کبھی تیار نہ ہوئی تھی اب مہاراجہ بڑودہ کے لئے تیار ہوئی ہی- اسکی تیاری میں تین سال لگے اور چار ہزار پونڈ سے زیادہ اسمیں صرف ہوا ہی یہہ خالص سچے سفید موتیوں کی لڑیوں کی ہی اور اسکے بیچ میں اور گوشوں پر الماس لگے ہیں *

مقام راولپنڈی جرایم سنگین کے سبب بدنام ہوتا جاتا ہی اور قتل کرنیکی غرض حملوں کی کثرت ہی چند روز کا عرصہ ہوا ایک ہندو اپنی چارپائی پر بیٹھا مالا پھیر رہا تھا کہ ایک مضبوط پٹھان اُسی چارپائی پر بیٹھ گیا- اور خربوزہ کھانے لگا- پیر ہندو نے پٹھان سے کہا چونکہ تم مسلمان ہو لہذا میری عبادت کے وقت اس چارپائی پر تمہارا بیٹھنا مجھکو ناگوار ہی- پٹھان یہہ سنکر نہایت ناراض ہوا- اور ایک پتھر لیکر اُس ہندو کے سر پر نہایت زور سے مارا- وہ بیہوش ہوکر گر پڑا لوگ اُسکو مکان پر لے گئے جہاں دو گھنٹے کے اندر اُس ضرب کے باعث جو اُسے لگی تھی مر گیا- لاش ہسپتال میں لائی گئی- پٹھان اسوقت حراست میں ہی- اب اس مقدمہ کی روبکاری ہو رہی ہی *

میرٹھہ کے نزدیک شاہدرہ میں دریائے ہنڈون کی ایک نہر میں موتی برآمد ہوئے ہیں- بیان کیا گیا ہی کہ موضع کشری پور کے چماروں نے کچھ عرصے دہلی کے جوہریوں کے ہاتھ موتی فروخت کئے تھے لیکن چونکہ پولیس کو اسکی تلاش ہوئی بعض جوہریوں نے اس معاملہ کا اقبال کیا- حالانکہ چمار انکار کرتے ہیں تحصیلدار غازی آباد اس مقام کے معاینہ کے لئے گئے اور چماروں کے مکان کی تلاشی لی- اُنہوں نے ایک نہر رسیپی تلاش کرکے کھدوائیں لیکن صرف اسی سیپیوں میں سے موتی نکلے بعد ازاں اُنہوں نے سو موتی مالیت اسی روپیہ کلکٹر میرٹھہ کے پاس روانہ کئے *

کوہ نور ناقل ہی کہ اگلے دن جس ہندو پولیس سارجنٹ نے جہلم میں دو ایسے پٹھان گرفتار کئے تھے جنکے پاس سے بندوقیں برآمد ہوئیں اُنکو ۱۵۰ روپیہ انعام ملا ہی- اس انعام کا پھل بہت اچھا پیدا ہوا ہی- تب سے اُنسے اور پٹھان اُسی قسم کا پکڑا ہی جس سے قانون کی خلاف ورزی کرنیوالے پٹھانوں کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ جہلم انکے واسطے کسقدر سفر ہی *

وہی اخبار لکھتا ہی کہ چند روز گذرے ہیں کہ لنڈہ بازار لاہور کے چنگر محلہ میں ایک اور خون ہوا ہی- اُنکے بھی ایک بیچ ذات عورت کا شکار ہوا ہی- قاتل کا ابتک سراغ نہیں لگا- متوفیہ کو پڑوسیوں نے مکان کے اندر مُردہ پایا- اور جب اُسکے رشتہ دار کو خبر ہوئی تو اُسنے پولیس کو اطلاع دی کہ اس سے پہلی رات محلہ میں بہت لڑائی ہوتی رہی تھی جسمیں عورت مذکور نے بہت حصہ لیا تھا- ڈاکٹر نے رپورٹ کی ہی کہ یہہ واقعہ طحال کے پھٹنے سے ہوا ہی- ایک شخص شبہ میں گرفتار ہی- مگر اُسکے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہی *

انارکلی لاہور کا ایک سوداگر دین محمد نام جبکہ لیمپ میں مٹی کا تیل ڈال رہا تھا لیمپ اُسکے ہاتھ سے گر کر تیل کے ٹین میں جا پڑا- سوداگر نے جلدی برتن مذکور کو بازار میں پھینک دیا جس سے ایک لڑکا جو محاذ میں بیٹھا ہوا تھا جل گیا- اور سوداگر بھی سخت مجروح ہوا- اس لئے اُسکو لڑکے کے ساتھ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں جاکر لڑکا تھوڑی دیر کے بعد فوت ہوا *

خوشی کی خبر ہی کہ الہ آباد کے بیرسٹر لالہ روشن لعل صاحب بی اے کی شادی شری متی ہردیوی صاحبزادی رائے کنھیا لعل بہادر مرحوم سے ہوئی- لالہ صاحب سکتہ کالستھہ ہیں اور اُنکی زوجہ بھٹناگر کہ جو نابالغی میں بیوہ ہو گئی تھی- شری متی ہردیوی نے فارسی سنسکرت اور انگریزی میں بہت عمدہ تعلیم پائی ہی اور اسوقت "بھارت بھگنی" نامی ایک ہندی ماہواری رسالہ کی ایڈیٹر ہی *

دہلی میں حبش خان کے پھاٹک سے ایک گروہ قماربازوں کا گرفتار کیا گیا- مالک مکان کو ۲ ماہ قید اور آٹھہ اور آدمیوں کو ایک ایک ماہ قید کا حکم ملا- دوسرا گروہ جو جرخہ والوں کے قریب سے پکڑا گیا تھا اُنکے اندر بھی مختلف قید کی سزائیں ہوئیں- صرف دو شخصوں کو دس دس پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی *

اخبار انڈین نیشن اُن دیسی اخبارات کے خلاف ناموقع برداشت کرتا ہی جنکی عادت ہی کہ بلاوجہ حُکام کو ملزم ٹھہرانے میں مسرور رہتے ہیں- چنانچہ وہ لکھتا ہی کہ اخبار مرر جب خوش ہو کہ وہ لفٹنٹ گورنر اور اُسکے سکرٹریوں کو دیکھے کہ وے فقیرانہ لباس پہنتے اور فقیرانہ زندگی بسر کرتے ہیں- تو یہہ ایک دلیل مُصیبت زدگان طوفان کے ساتھہ ہمدردی کی ہوگی- لیکن ہمکو شک ہی کہ کسی بنگالی پرچہ نے ایسا سخت جفاکشی کا طریقہ اپنی صداقت ظاہر کرنیکے لئے اختیار کیا ہو- لفٹنٹ گورنر کو یہہ الزام دیا جاتا ہی- کہ وہ ضیافتوں میں مشغول و مسرور رہتے ہیں- ہم خیال کرتے ہیں کہ ضیافتوں میں روزمرہ کے وہی معمولی کھانے استعمال کئے جاتے ہیں جو جسم و جان کو قایم رکھنے کے لئے ضرور ہیں- کیا صاحب موصوف حقیقت میں فاقہ کشی کریں تاکہ ظاہر ہو کہ اُنکے دل میں ہمدردی ہی اور علامت غم کے لئے ننگے پاؤں ہاتھہ میں لوٹے ادھر اُدھر پھرتے پھریں؟ *

گورنمنٹ کی تجویزوں کے موافق ہو کسی بات پر اسقدر مسلسل نکتہ چینی کرنیکا قصد نہیں ہی- لیکن ہم تو اس لئے زیادہ تکلیف میں مبتلا ہیں کہ حکام ضیافتیں اور کھانے کرتے ہیں- وزیر لاسرس ڈیلیو سی بنرجی اور شمبھو چن گھوس جو بہ نسبت دار جلنگ کے زیادہ سفر در از میں ہیں وے ضرور بہ اطمینان کھانا کھاتے ہیں وے اپنے ہوٹلوں

...لیوں کو ایسی حالت میں مبتلا دیکھ کے کیونکر چھوڑ سکتے ؟ +

سیول و ملیٹری گزٹ لکھتا ہو کہ یہہ ظاہر ہو کہ جب کوئی مشنری سوسائیٹی کسی اپنی عمارت کا اس ملک میں بنیادی پتھر رکھنے کا ارادہ کرتی ہو تو لوگ بڑے فکرمند ہوتے ہیں۔ بنیادی پتھر لوگوں کے نزدیک ایک ظاہری و علانیہ کامیابی کی علامت اور مستقل کوشش کی دلیل ہو۔ ہمیں وجہہ ہت پرست لوگ اس بات سے خوش نہیں ہیں کہ آکسفورڈ مشن کلکتہ میں مستقل ہونے کا ارادہ کرتی اور بنیادی پتھر جو انہوں نے دارالسلطنت میں فی الحال رکھا ہو لوگوں کو ناگوار ہو۔ مخالفان مشن اس بات پر خوشی مناتے ہیں کہ مشن کیطرف سے تو مرید بہت تھوڑے عیسائی ہوئے ہیں اگرچہ انہوں نے بعیت برہمو اور ملحدوں اور دہریوں سے نوجوان بنگال میں نہایت محنت کی ہو۔ بنیادی پتھر کی نسبت انکو صرف اس ہی بات سے تسلی ہو لیکن مشن بخوبی جانتی ہو کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہو +

وہی اخبار لکھتا ہو کہ کلکتہ میں ایک افواہ مشہور ہو۔ اس کہنے کی ضرورت نہیں کہ اسکے موجد کون لوگ ہیں کہ چند معزز و مشہور یوروپین لوگوں نے ایک مخفی سوسائٹی قایم کی ہو جس کا مقصد یہہ ہو کہ وے ہندو اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں اور انہیں ایک دوسرے کا مخالف کریں لیکن یہہ امر صاف ہو کہ جہاں محمدیوں کے کسی مذہبی جوش کے درمیان ہندو سنکھ بجانے خونریزی واقع ہوتی اور جہاں گاؤکشی کا فساد واقع ہوتا یہہ سب کچھ صریحًا بلا تحریک و ترغیب یوروپین لوگوں کے ہوتا ہو +

مولوی حسن علی صاحب واعظ اسلام مدراس میں وعظ کر رہے ہیں۔ سینٹ ہال میں ایک مجمع کثیر کے روبرو انہوں نے "تعلیم مسلمانان" پر لکچر دیا جسمیں بیان کیا کہ اب مسلمان صرف گذشتہ شان و شوکت کی شیخی مار سکتے ہیں۔ رپورٹ سر رشتہ تعلیم سے ظاہر ہو کہ مدراس میں صرف ۱۴۰۵۰ لڑکے اور ۹۲۵۳ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں

امتحانات یونیورسٹی کے نتیجہ کو دیکھکر انکے دل پر صدمہ گذرتا ہو کہ انجنیرنگ اور میڈیکل کالجوں سے مسلمان طلبا نہایت کم پاس ہوئے۔ اگرچہ گورنمنٹ وظیفے دیتی ہو پھر بھی مسلمان طالب علم کالج زراعت میں نہیں جاتے مسلمان انگریزی تعلیم سے اپنے کو مفتوح قوم سمجھ کر کنارہ کش ہوتے ہیں اور قدرتًا فاتح قوم سے نفرت کرتے ہیں۔ اور انکی زبان سے بھی متنفر ہیں۔ لیکن انتو انگریز انکے چھڑانیوالے اور محافظ ہیں اسلئے محبت کرنی چاہئے۔ انکو اس امر سے خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ مدرسوں کے کورس میں اخلاقی کتاب مقرر کرنا چاہتی ہو۔ بغیر اخلاقی تعلیم کے سوشیلسٹ اور نہلسٹ لوگوں کی مانند خوفناک کارروائیاں عمل میں آنیکا اندیشہ ہو۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی مشنریوں کو یہہ کوشش کرنی چاہئے کہ منکر اور ملحدوں کی ترقی کو روکیں؟

پالنپوری نامہ نگار لکھتے ہیں کہ باغیچہ چار مقام بیجناتھ متعلقہ جناب فرزیل صاحب بہادر میں دو دراسود (نیولے) ایک سانپ کو بھگائے ہوئے لارہے تھے۔ مسمی بھگو برشیگوٹ کی آڑ میں کھڑا تھا جسنے سانپ کو نہ دیکھا۔ سانپ جان بچانیکو پناہ نہ پاکر برشیہ یعنی اس دھوبی سے لپٹ گیا۔ ٹانگوں سے لپٹا ہوا سر تک پہنچا اور سر پر اپنا پھن رکھدیا۔ دھوبی قالب بیجان کیطرح کھڑا رہا اور لوگ تماشہ میں جمع ہوکر دور سے نظارہ کررہے تھے کہ دیکھے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہو۔ صبح کے آٹھ بجے سے شام کے چار بجے تک یہہ موذی اسیطرح چسپاں رہا۔ آخر دھوبی نے ایک پتھروں کی دیوار سے جو نزدیک تھی سر لگا دیا تو وہ سانپ اسمیں گھس گیا۔ دھوبی کو کچھ ضرر نہ پہنچا مگر بدن سے دبلا ہو گیا ہو +

میڈیکل رکرڈ میں ایک نامہ نگار لکھتا ہو کہ لو (سن سٹروک) کے لئے کارگر علاج یہہ ہو کہ اس مریض پر جسکو لو لگ گئی ہو گھنٹوں ٹھنڈا پانی چھوڑنا چاہئے ایک شخص جسکے بچنے کی امید مطلق نہ تھی اسی حکمت سے بچگیا۔ چھ گھنٹہ سے زیادہ اسپر پانی چھوڑا گیا اور اسے صحت حاصل ہوئی + مخزن

روس میں جو ایذا یہودیوں کو پہنچائی جاتی ہو اسکی نسبت اخبار کرسچین لکھتا ہو کہ "اگرچہ روس ظلم کے نشہ میں اس بات کو بھولا ہوا ہو کہ ایک خدا ہو لیکن اسکی آنکھیں اسوقت کھلیں گی جب وہ اپنی تباہی اور خدا کے چنے ہوئے لوگوں کا چھٹکارا دیکھے گا۔ کلام کی بات باطل نہ ہوگی۔ خدا کی چکی اگرچہ آہستہ چلتی پر باریک پیستی ہو +

مدراس ارگس میں بیان ہو کہ ہندوؤں کے مندروں میں بڑی بے انتظامی ہو۔ اور ہر ایک مندر کی آمدنی میں خیانت اور ابتری نظر آتی ہو اور پنڈت اور پروہت دیانتدار نہیں ہیں کہ انکے ہاتھ میں مندروں کی آمدنی سپرد کیجائے۔ ارگس کی رائے ہو کہ ہندوستان کے کل مندروں کی آمدنی اور اسکا انتظام سرکار اپنے ہاتھ میں لے تاکہ ابتری دور ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ نہیں ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ سرکار کو بت خانوں اور انکی آمدنی سے کیا سروکار ہے؟ اسطرح بت پرستی کی تائید کی صورت نظر آتی ہے۔ اگر ہندوؤں کے پنڈت اور پروہت اس لایق نہیں کہ مندروں کی آمدنی انکے سپرد ہو اور اگر انکی بے دیانتی سے مندروں کی بربادی ہوتی ہو تو اسمیں کسیکا چارہ نہیں کیونکہ وے خود بربادی کا باعث ہیں اور مندروں کے برباد ہونے سے ہندوستان کو ضرر نہ ہوگا + نسہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

زار روس خواہشمند ہیں کہ سلطان روم سے تعلقات دوستی پیدا کریں۔ اسلئے وہ ملاقات سلطان کیواسطے قسطنطنیہ آنیوالے ہیں +

خبر ہو کہ دربار ایران کے انگریزی سفیر مسٹر

ڈرمنڈ وولف صاحب براہ کراچی ہندوستان کو تشریف لاتے ہیں +

آیرلینڈ میں بعد سرفسا و ممبران پارلیمنٹ انجام پر ہنگامہ ہوا۔ عدالت میں لوگ اس کثرت سے آئے کہ دم گھٹنے لگا۔ پولیس بھی کچل گئی۔ چند تماشبین ممبران پارلیمنٹ کے سر ٹوٹے +

فرانس میں دریائی باڑھوں سے کئی علاقے غرقاب ہو گئے۔ نقصان جان و مال کا کچھ حد و حساب نہیں۔ کئی دریا اُمڈے ہیں +

لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان کے فرزند لنڈن میں انجن ڈرائیوری سیکھتے ہیں۔ ہندوستانیوں کو ایسے لوگوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے +

روس کے ولیعہد ماہ دسمبر کے اختتام پر بمبئی میں پہنچینگے۔ اور کلکتہ میں حضور والیسرائے کے مہمان ہونگے +

زار روس کے ولیعہد کی منگنی شاہ یونان کی پانچویں اولاد سے ہوئی۔ شہزادی کا نام پرنس میریا ہو بڑی دھوم دھام کیجائیگی +

امریکہ کے خزانہ نے ۲۰ ستمبر کو ایک لاکھ پچاس ہزار اونس چاندی خریدی۔ امریکہ کے برابر دولتمند روئے زمین پر دوسرا ملک نہیں +

روس کیطرف سے بحر اسود پر چار آہنی جنگی جہاز تیار کئے جاتے ہیں جنکی طاقت بارہ ہزار گھوڑوں کے برابر ہوگی +

گورنمنٹ اسپین نے اس خوف سے کہ مبادا پرتگال کی موجودہ حالت سے کچھ ہلچل برپا ہو سرحد پر فوج جمع کرنیکا فیصلہ کیا ہی +

مقام کنزاوا میں ایک جاپانی سوداگر ایک سو تیس برس کی عمر کا ہی جو اپنی چھٹی پشت یعنی پڑپوتے کے پوتے کو دیکھ رہا ہی +

جاپانی لوگ نہایت گرم حمام میں غسل کرتے ہیں اکثر جب حمام ۱۱۰ درجے گرم ہوتا ہی وے غسل کرتے ہیں +

بھیتی اور اسکے قریب و جوار کے ٹاپوؤں سے قریب ۱۶۰ مسیحی ہر طرف انجیل کی خوشخبری سُناتے پھرتے ہیں یہہ وہ ہیں جو پہلے خود وحشی اور بت پرست تھے +

اخبار ٹیمس مسلس آرٹیکل ہندوستان کی صغیر سنی کی شادی کی بابت شایع کر رہا ہی تاکہ بغیر کسی گرم جوشی کے اس قاعدہ کا عمدہ انتظام ظہور میں آوے +

داد محمد قاتل انگریزی کے پکڑنیوالے کو پانچ ہزار روپیہ انعام ملا ہی۔ فارن آفس نے علاوہ اس پانچ ہزار کے دو ہزار اپنی طرف سے زیادہ کیا ہی +

حیدرآباد دکن میں جس ساہوکار کو جعل کے جرم میں پانچ لاکھ روپیہ جرمانہ ہوا تھا ہائی کورٹ نے اُسے بڑی عزت سے بری کر دیا۔ ہائی کورٹ میں ریاست کے اس انصاف کی دھوم مچ گئی ہی +

بمبئی ریلوے پولیس کے ایک سپاہی نے ۱۷ منٹ ایک سو تولہ افیون اپنے پاس رکھا تھا لہذا اسکو پانچ مہینے کی قید کی سزا ہوئی +

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا جلسہ الہ آباد میں ہونیوالا تھا۔ لیکن اب کچھ رائے تبدیل ہونیکی خبر ہی دیکھیں کونسی جگہہ قرار پاتی ہی +

امسال جلسہ بھارت دھرم مہامنڈل ۱۴ سے تا ۱۸ نومبر دہلی میں ہوگا۔ مہاراجہ بنارس کو پریزیڈنٹ جلسہ ہونیکی درخواست کیگئی ہی +

مرادآباد میں ہیضہ کا زور اب تک کم نہیں ہوا ہفتہ گذشتہ میں ۱۲ آدمی اس مرض مہلک سے ہلاک ہوئے +

نواب صاحب بہادر ٹونک نے حکم دیا ہی کہ آئندہ کو جیلخانوں میں قیدیوں کو کوئی تجارت یا پیشہ سکھایا جائے تاکہ وہ رہا ہو کر اپنا گذارہ معاش کر سکیں اور جرایم کی رغبت نہ کریں +

مرزاپور میں عشرہ کے دن ایک تعزیہ کے ساتھ بندوق چھوڑی جاتی تھی۔ راستہ میں جب بندوق سر کی گئی تو بارود کے تھیلے پر چنگاری پڑنے سے بارود اُڑی ۹ شخص جلگئے اور ایک مرگیا +

دہلی میں تین آدمیوں نے ایک ہی دن میں خودکشی کی دو نے افیون کھائی اور ایک پانی میں ڈوب مرا +

مرادآباد ایک شخص مسمّی جو آہر نے ایک ناری عورت کے رشک میں اپنے بھائی کے سر میں ایسی کلہاڑی رسید کی کہ سر پھٹ گیا۔ قاتل کو پھانسی کا حکم ہوا +

لاہور میں لوہاری دروازہ کے باہر شام کیوقت (بقول کوہ نور) ہر روز مذہبی دنگل ہوا کرتے ہیں۔ حکام مقامی کو اسکا نوٹس لینا چاہئے +

امرتسر میونسپلٹی نے ملتان کی تقلید میں سول ہسپتال کے واسطے ایک عورت اسسٹنٹ سرجن کی خدمات بہم پہنچائی ہیں۔ اس لیڈی کا نام مسس فلیسوز ہی +

پچھلے سال پنجاب میں انکم ٹیکس کی آمدنی میں ۱۱ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ لودیانہ میں ۱۵۰ فی صدی ترقی ہوئی۔ لاہور اور جالندھر میں ابھی بہت ہونیکی اُمید ہی +

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کو کامل اختیارات ۲۴ نومبر کو عطا کئے جاینگے۔ نواب لاٹ بہادر پنجاب دست مبارک سے سر جگت جیت سنگھ صاحب کو راج گدی پر متمکن کرینگے +

بپتسما کی خبریں

اجمیر- راجپوتانہ بتاریخ ۱۴ ستمبر نجیب اللہ محمدی نے خداوند کا علانیہ اقرار کر کے گرجا میں بپتسما پایا +

رتلام- ۲۸ ستمبر ایک نوجوان مسمّی موتی اور اسکی ضعیف العمر والدہ نے بدست پادری کیمبل صاحب

بپتسما حاصل کیا۔ اِس شہر میں ۱۱ برس سے خدا کا کلام سنایا جاتا ہے۔ یہہ دونوں ماں بیٹے اِس شہر میں پہلا پھل ہیں۔

بمقام علاپور - ۵ ستمبر آٹھ آدمیوں نے پادری جیمس جارڈن صاحب کے ہاتھ سے بپتسما لیا۔

بمقام بارہ بنکی ۵ ستمبر پادری ایس پاول صاحب نے ایک مسلمان نوجوان کو بپتسما دیا۔ ۲۱- اگست کو ایک کاشتکار کرمی کو بپتسما دیا گیا۔

لکھیم پور ۸ ستمبر و ۹ کو پادری کنہیا سنگھ صاحب نے ۴- آدمیوں کو بپتسما دیا۔

جبلپور ۱۷ ستمبر بدست پادری ٹنڈیل صاحب ۴- آدمیوں نے بپتسما پایا۔

چندوسی میں پادری کلو داس صاحب نے ایک محمدی اور اُسکی بیوی کو اور تین نوجوانوں کو بپتسما دیا۔

جبلپور ۶ ستمبر پادری پاول سنگھ نے ۲ نوجوانوں کو بپتسما دیا۔

شاہپور تھانہ محمدی - ۲- اگست پادری ہینک صاحب نے ایک خاندان اور ایک محمدی کو بپتسما دیا۔

کٹھرا - ۲۷ جولائی بدست پادری سی ایس پاول ۴- آدمیوں کو بپتسما ملا۔

پسلی - ۴ ستمبر بدست پادری شیلی ۶- آدمیوں نے بپتسما پایا۔

نادرالی ۱۵ ستمبر پادری حسن رضا خان نے دس آدمیوں کو بپتسما دیا۔ ۱۶ ستمبر کو نایب پور میں چھ آدمیوں اور دھونے میں چار آدمیوں کو اور بریلا میں چار آدمیوں کو اور رسولا میں ایک آدمی کو بپتسما دیا۔

نگینل قصبہ منڈا اور ۱۵ ستمبر بدست پادری یعقوب شاہ صاحب ۱۰۹- آدمیوں نے بپتسما پایا۔

سیام پور ۵ ستمبر پادری لیوک صاحب نے ۴ بالغ اور نابالغوں کو بپتسما دیا۔

کانپور ۹ ستمبر پادری ہسکنس صاحب نے ایک برہمن کو بپتسما دیا۔

راما پور ۲۸- اگست بدست پادری جے ادم صاحب ایک کسان نے بپتسما پایا۔

رویداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس جناب شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ - سردار لچھمی سہائے صاحب - سردار علی محمد صاحب مسٹر ایم وایلی صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - منشی وجیہہ الدین صاحب - منشی محمد بخش صاحب - لالہ منسارام صاحب اوّل - سیّد سردار علی صاحب بابو شب شنکر داس صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب سیّد غلام محمد صاحب - منشی رحیم بخش صاحب - لالہ گوپی مل صاحب - ماسٹر سولراج صاحب ممبران۔

واقعہ ۶- اگست ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ - ترجمہ نقل چٹھی نمبر ۶۸۰۴ مورخہ ۱۱- جولائی ۱۸۹۰ء صاحب انجنیر و سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات اسمی صاحب سپرنڈنگ حلقہ نمبر ۲ بحوالہ چٹھی نمبر ۱۱۳۳ مورخہ ۲۱- مارچ ۱۸۹۰ء حسب ہدایت جناب صاحب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مشعر تبدیلی تخمینہ نالی کلاں بہ تعداد ایک لاکھ ۔۔۔۔ روپیہ و نیز اسکے کہ حصہ نمبر ۱ و نمبر ۲ کا کام جاری رہے اور آخر جون ۱۸۹۰ء تک ۔۔۔۔ روپیہ میونسپل سے وصول ہوا اور ضروری حصہ ہا کے ختم کرنیکے لئے ایک لاکھ ۔۔۔۔ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور صیغہ تعمیرات جو کام میونسپل بنائیگا اُسکا روپیہ پیشگی لیا جائیگا اور یہہ کہ نسبت نہ لئے جانے سمت ۶۰۰۰ روپیہ قسط بابت ماہ جولائی ۱۸۹۰ء کی کیفیت طلب ہووے۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ سمت ۲۳۰۰۰ روپیہ تک قرضہ گورنمنٹ سے لیا جاوے اور صاحب پریزیڈنٹ اسکی کارروائی کریں اور ایک چٹھی لکھی جاوے کہ بابت جولائی ۱۸۹۰ء سمت ۶۰۰۰ روپیہ کا چک نمبر ۵۴ بتاریخ ۸ جولائی ۱۸۹۰ء بھیجا گیا تھا اور صحیح تاریخ جمع ہونے روپیہ کے خزانہ سے دریافت ہو سکتی ہے۔

نمبر ۲ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم براے پیش کرنے قواعد انتظام میونسپل لائبریری لودیانہ براے منظوری کمیٹی پیش ہوئی۔ **تجویز** ہوئی کہ قواعد مرتبہ سب کمیٹی منظور ہیں اور ایک نقل اسکی کمرہ میونسپل ہال میں لگائی جاوے۔ اور ملازمان لائبریری کی اطلاع یابی کرائی جاوے۔

نمبر ۳ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۴ مورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۰ء بمقدمہ چال چلن لالہ شیوجی رام مدرس میونسپل بورڈ سکول لودیانہ معہ عذرات واجد علی شاہ پڑھی گئی۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ شیوجی رام کو جو ایام معطلی میں نصف تنخواہ ملیگی وہی سزا کافی ہے۔ اور کوئی جرمانہ ہونیکی ضرورت نہیں اور اس مدرسے سے شیوجی رام کی تبدیلی کی درخواست کری جاوے۔ اور وہ حصہ رپورٹ سب کمیٹی کا جسمیں شیوجی رام پر جرمانہ کے لئے اور واجد علی کی تبدیلی کے لئے رائے دی ہے نامنظور کی جاوے اور احکام نسبت بحالی شیوجی رام جاری ہوویں۔

نمبر ۴ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۱ مورخہ ۲۸ جون ۱۸۹۰ء نسبت شکایت دولت رام معلم - **تجویز** ہوئی کہ حسب سفارش سب کمیٹی یہہ قصور معاف کیا جاوے یعنی اگر اسکی نسبت دشنام دہی کی پھر شکایت آئی اور آئندہ وہ ایسا کریگا تو سخت سزا دیجائیگی اور احکام ضابطہ نسبت فہمایش دولت رام جاری ہوویں۔

نمبر ۵ - رپورٹ ۱۶/۲ مورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۰ء نسبت ملنے سامان مدرسہ براے شاخ میونسپل بورڈ سکول لودیانہ **تجویز** ہوئی کہ مسٹر ایم وایلی صاحب و سید غلام محمد صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کر رائے پیش کرے۔

نمبر ۶ - روبکار میونسپل لودیانہ مورخہ ۶ جون ۱۸۹۰ء

غرض اسکے کہ نسبت جانوران بازاری پولیس کو حکم دیا جاوے کہ زیر دفعہ ۴۳- ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء ہو اُنکے مالکان سے مواخذہ کریں ور حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۹- جولائی سنہ ۱۸۹۰ء ہو کہ پولیس بمشورہ و ہدایت کمیٹی اندر حدود میونسپل مواخذہ کر سکتی ہی ممبران اپنے اپنے حلقہ کی نگرانی پوری پوری کریں- تاکہ خلاف ورزی نہ ہونے پاوے پھر پولیس سے امداد ممبر لے سکتے ہیں- **تجویز** ہوئی کہ لالہ رام جیداس صاحب و مسٹر ایم وایلی صاحب و سردار علی محمد خان صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کے رائے اپنی تحریر کریں اور چٹھی انگریزی بخدمت صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس ضلع لودیانہ لکھی جاوے کہ اس سب کمیٹی کو معاملہ صفائی مشورہ اور امداد دیں +

نمبر ۷ - کاغذات دائر کرنے مقدمات زیر دفعہ ۱۵۶ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۸۴ء ہ

نام ملزم	نام موضع	زیر دفعہ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۸۴ء
نتھو سبزی فروش-	چوڑا بازار	۱۳۹
صاحبو سبزی فروش	"	"
اکبر سبزی فروش	"	"
کاہنا گوالہ	متصل ٹبری شرک	"
بھجو گوالہ	"	"
ماڑو گوالہ	"	"
چینا گوالہ	"	"

تجویز ہوئی کہ سپردگی مقدمات بصیغہ فوجداری منظور کیا جاوے

اشتہار

چرچ مشن سکول بنوں کے لئے ایک ایسے اُستاد کی ضرورت ہی جو انگلو ورنیکلر جونیر سند یافتہ ہو- تنخواہ ۲۵ سے ۳۰ تک ملیگی- اور تمام درخواستیں معہ نقل اسناد بخدمت جناب مینجر مشن سکول بنوں آنی چاہئیں- عیسائی کو بہ نسبت اور مذہب والے کے ترجیح دیجائیگی +

المشتہر ماسٹر جہمن ہیڈ ماسٹر مشن سکول بنوں

جدید اشتہار اخبار عام- لاہور

اخبار عام- لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہو گیا ہی

اُن صاحبان کی خاطر جو روزانہ اخبار عام نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہی- یہہ انتظام بھی کیا گیا ہی کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو- "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں- "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا مجموعہ ہی +

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک ۱۲ (بارہ روپیہ) مقرر ہی- اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ ۶ (چھہ روپیہ) معہ محصولڈاک ہی +

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں- بعد میں جنکی خریداری پسند ہو اُنکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپکا نام نامی درج رہیگا- اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا +

راقم مہتمم اخبار عام لاہور

لوکل

رام لیلا کا سالانہ میلہ قریب ہونے پر آجکل ہندو ممبران کمیٹی اہل ہنود و دوکانداروں سے اصراف میلہ کے لئے بسرگرمی تمام چندہ جمع کر رہے ہیں- بیچارے دوکاندار اگرچہ حالات زمانہ پر نظر کرنے سے کسیقدر رجانے لگ گئے ہیں کہ ایسے سوانگ تماشے جنکے لئے ہم لوگ اپنا پیسہ خرچ کرتے ہیں کچھہ فایدہ بخش نہیں ہیں لیکن مجبوری کچھہ دینا پڑتا ہی- کیونکہ جب ایک ہندو میونسپل کمشنر کیطرف سے چندہ طلب کیا جاوے تو بہ ایں خیال کہ اگر کچھہ نہ دینگے تو مبادا میونسپل کمشنر جو کمیٹی کے اجلاس میں کرسی نشین ہوتے ہیں وہ لیس ناخوش ہوں اور جب کوئی مطلب کمیٹی میں جا لگے تو اُسکے خلاف وغیرہ مفید رائے ظاہر کرنے سے انتقام لیں دبے دباؤ کچھہ نہ کچھہ طوعاً و کرہاً اس گویا نیم سرکاری چندہ میں دینا لازم سمجھتے ہیں- افسوس ہی کہ قومی دولت ایسے سوانگ تماشوں میں صرف کی جاتی جبکہ اُس سے کوئی مفید عام کام جاری ہو سکتا ہی- جبتک ہندو قوم کے وے لوگ جو بنظر عوام معزز و معتمد سمجھے جاتے ہیں ایسے بے سود کاموں سے کنارہ کش ہو کر نمونہ نہ دکھلائیں قومی حالت علی العموم رو بہ ترقی نہیں ہو سکیگی +

موسم کسیقدر سرد اور معتدل ہو چلا ہی اور بیماری موسمی رو بہ تخفیف ہی- دن کے وقت جو گرمی اور دھوپ میں شدت و حدت تھی اب کم ہوتی جاتی ہی دو ایک مرتبہ کسیقدر بارش ہوئی مگر خاطر خواہ نہیں تاہم غنیمت ہی +

شہر کے گرجا متصل کوتوالی میں علاوہ بیرونی منادی انجیل کے جو شام کو گرجا کے اندر ہفتہ میں چار روز باقاعدہ نغمہ سرائی اور وعظ ہوا کرتا تھا مگر تین روز بند رہتا تھا- اب ایسا انتظام کیا گیا ہی کہ برابر ہر شام کو روزمرہ وعظ ہوا کرے کیونکہ اکثر سامعین جو چپ چاپ بیٹھہ کر وعظ سننے کو پسند کرتے ہیں اور بازاری بیرونی منادی میں علانیہ کھڑے رہنا پسند نہیں کرتے اُنکے لئے کلام سننے کا یہہ نہایت عمدہ موقع ہی- اور اکثر لوگ روزمرہ حاضر ہوتے ہیں اور توجہ سے کلام کو سنتے ہیں- ہم بذریعہ اس نوٹس کے شہر کے خاص و عام کو مطلع کرتے ہیں کہ اگر وے انجیلی صداقتوں اور مسیحی باتوں کے سننے کے لئے ایک راستی پسند طبیعت اور شوق رکھتے ہیں تو ضرور بوقت شام وہاں تشریف فرما ہوا کریں- سبھوں کے بیٹھنے کے لئے بآرام تمام چیزیں موجود ہیں اور بلا شور و شر

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب مینجر کے اہتمام سے چھپا +